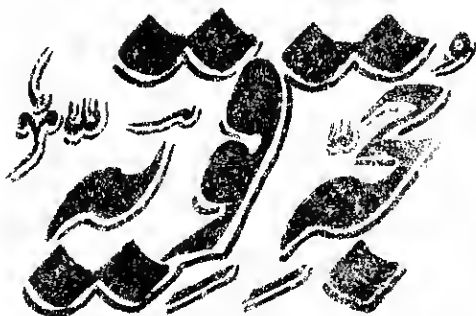


حُبِّ قَوِیَہ
در نکاحِ سیدہ فاطمہ

مولوی عبدالرحمن میرپوری رحمۃ اللہ علیہ

طالبِ دعا: سید کلیم معصوم مشہدی

بسم الله الرحمن الرحيم
 کما پاکان را قیاس از خود گیر
 گرچه باشد در نوشتن شیر و شیر



فان حاجت بیک طلبت

بمقتضی کمال سادگی و پناه

☆ حضرت صاحبزاده غلام محی الدین صاحب کوروی
 مصنف و حاکم آستانه عالییه کوریه شریف کوریه
 طبایع و قشور محمد ابراهیم و محمد علی صلی قادی دارالعلوم کوریه و کوریه

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله الذی ہوا نور و نور و دخی امن فوطہ الظہار و العین
و السلام علی رسولہ الکریم ہو عن کاجیبہ بن الدین من بعثہ
الی العالمین بشیراً و نذیراً و داعیاً الی اللہ و سلباً سلباً و علی
اللہ و اصحابہ الذین نشر و اسرود اخبارہ و طو و ابساط الجہل
یعد ان غشادہ و علی التابعین ہدایہم و المتقین اشرہم .

اَللّٰهُمَّ بِناظرین ادرقی ہذا یہ و افصح ہو کہ تمام اہل اسلام حضرت
سید عالم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ و صحبہ و ستم کی اولاد سادات حسن و حنی
کی بیٹیوں کو بنا برائیت ذاتی برحق نور صلی اللہ علیہ وآلہ و صحبہ و ستم ان کی سیادت
اور عظمت شان کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنی احیات کے برابر سمجھتے چلے آئے ہیں
مگر بعض اہل ہوا و مولویوں نے غیر سید کے ساتھ سیدہ فاطمہ کے کما حقہ کے
جواز کا باطل فتوے دینے کی جرأت کی اگرچہ بوجہ عار غرماً و لاق سیدہ کا زہر پانی
ہی کیوں نہ ہو جلے نہ تو سادات کرام غیر سید کو اپنا رشتہ دیتے ہیں اور نہ ہی
کوئی سلمان جرأت کر سکتا ہے اس لئے سرور کونین صلی اللہ علیہ وآلہ و صحبہ
و ستم کی رضامندی پر فضل الہی کا امیدوار ہو کر بطور مندرجہ ذیل ہدیہ ناظرین
کر رہا ہوں جن میں اپنی بساط علمی کے مطابق کتاب و سنت اور روایات
واقوال مرجحہ فقہائے اخات اور اہل طرہان کے تحقیقی بیانات سے استناد کیا ہے

کیا فرماتے ہیں؟ اہل ادب و تحقیق علمائے دین و مفتیان شرع
متین اس مسئلہ میں کہ سیدہ حسنینہ اولاد رسول کے ساتھ نیکر سید
کا عقد نکاح باوجود ادیا سیدہ سادات کرام کے عار و ہتک محسوس کرنے
کے جائز ہے یا نہ؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الجواب فی اللہ سوا المہم للمصدق والصواب

اقول وبالله التوفیق۔ اہل عرف کے نزدیک نیکر کفو میں نکاح کرنے کی
وجہ سے جبکہ ہمہ کفو اور ہم سر نہ ہو عار اور ناگواری پائی جاتی ہے اس لئے فقہاء
رحمہم اللہ نے بالاتفاق نکاح میں کفایت کا اعتبار کیا ہے جس کی وجہ سے نکاح
کا جواز اور عدم جواز کفو پر ہی ہوگا۔ ستون و شروح فقہ حنفی بہ تصریح و اقتدار
اکفایۃ فی النکاح سے عا یہی یعنی نکاح کے وقت کفو کا اعتبار کیا جاتا ہے۔
فتح القدیر کتاب النکاح میں ہے الموجب هو استنقص اہل العرف
فیدور معہ کفو کے اعتبار کرنے کا موجب اہل عرف کے عار ہے پس نکاح کا
دائم مدار اسی پر ہوگا۔

عرفاً عار و استنقص لائق ہونے کی وجہ

امام فخر الدین رازیؒ تفسیر کبیرؒ میں حیرت علیکم امہاتکم کی تفسیر کے

تحت کتب ہیں۔ ذکر العلماء ان اسباب لهذا التصمیم ان الوطی اذلال واحالة
 ان الانسان يستغنی من ذکره ولا یقدم علیه الا فی الموضع الخالی والفقہ الرابع
 یشتتم لا ینکف الا بذکره واذ انکاف الا مرکز اللک واجب صوفی الاما یتفق
 انکاف انعام الام علی الولد اعظم ویجوز الانعام فوجیب صوفی من هذا الاول والتمت
 یحذرنه جزع من الانسان ویبغض منه قال علیه السلوة والسلام فاعلمت بنبوة
 منی فیحجب صوفی عن هذا الذکر لانی لانی الحیا شجرة معها یتجوزی عید الاول فکذا
 القول فی البقیة.

ترجمہ :- علماء نے ذکر کیا ہے کہ خمریات متذکر فی الایہ کی حرمت کا سبب
 یہ ہے کہ وطی اذلال و امانت ہے کیونکہ انسان و طی کے ذکر سے حیا کرتا ہے اور
 خلیع مقام میں و طی کا اقدام کرتا ہے۔ اور اکثر کافی مکتوب اسی کے ذکر سے ہوتا ہے
 پناہ میں اہانت کو اس وقت سے بچانا واجب ہے کیونکہ وجہات الام میں سے اولاد
 پناہ کا بہت بڑا اضافہ ہے۔ اس کو ذیل کرنے سے بچانا واجب ہوا اور یہی
 بہتر جزو انسان کے ہے اور اس کا بعض سے حسن و قبح علیہ رآہ و شجر و شجر سے
 غرایب اطلس میرا کہتا ہے۔ پس یہی کوئی ذیل کرنے سے بچنا واجب
 ہے۔ باقی غرات میں بھی یہی بات ہے۔

مضمون ہوا کہ شریفیہ کا خلیع میں روک مسخرات ہونے کی وجہ سے بوجہ ہیں و
 ذیل ولایہ کے لئے عام واسطہ تھا ہے ان کے اثرات کو کا اعتبار وقت مکان ضروری

قرار دیا گیا ہے ۔

کلمہ احد تعمیر کفر کا بیان

فقہاء عجم ائمہ نے تصریح فرمائی ہے کہ اہل عرب میں کفر کا اعتبار بظاہر نسب ہے اور اہل عجم میں بظاہر اسلام نہ باعتبار نسب لہذا اہل عربی کا کفر یقیناً اور اہل عرب میں قریش کا کافی کفر نہیں جامع الرموز ص ۳۳ پر ہے ۔ (۱) انہ فیس العرب ولا العجم کفر القریشی فلما یكون العالم ولا اوجیہ کا السلطنت کفر العربی وھو الاصح ۔ یعنی قریش کا کافی عربی اور عجمی کفر نہیں پس نہ کوئی عام اور نہ ہی فواحہ اور بادشاہ علویہ کا کفر ہوگا ۔

شرعیہ کا کلمہ احد تعمیر کفر میں یہ وجہ قبول مفتی یہ باصلاح صحیح نہیں !

جامع الرموز کے تحت مذکورہ پر سطور ہے ۔ ویجذب العامة قافی وقت التکلیف للزومہ اولیٰ علی الاختلاف الخ بین نکاح کے وقت کفر کا اعتبار کیا جائے گا لزوم نکاح کے لئے یا سخت نکاح کے لئے بابر اختلاف مطلب یہ ہے کہ لزوم نکاح اور نکاح میں اختلاف ہے لزوم نکاح میں نکاح منع ہو جائے گا اور اولیٰ کو زوجہ عاریفہ کرانے کا اختیار ہے اور سخت نکاح میں نکاح سر سے منع ہے نہیں ہوتا لہذا اولیٰ کے منع کرانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور کثرت نکاح کے نزدیک یہی قول اصح اور صحیح ہے اسی جامع الرموز کے ص ۳۳ پر ہے ودون عن ابی حنیفہ بطلانہ بلاء کفر وہبہ اخذ کثیر من مشائخنا کما فی الھیط وعلیہ الفتویٰ کافی قاضی خان ۔

امام ابو حنیفہ سے روایت کی گئی ہے جو نکاح غیر کفر میں کیا جاوے وہ باطل ہے اسی روایت کو چارے بہت سے مشائخ نے یا ہے جیسا کہ محیط میں ہے اور اسی پر فتوے ہے جیسا کہ قاضی خان میں ہے ۔

قریش میں بھی تفاضل کا اعتبار کیا جائے گا !

قریش علی العموم بعض بعض کے کفو ہوں گے لیکن ان میں سے اگر کوئی نسباً بابت حرمت و عظمت شان مشہور و معروف ہو تو تفاضل کا اعتبار کیا جائے گا مگر شرح الیاس جلد ۲ ص ۱۲ پر ہے وعن محمد کذا الا ان یكون نسباً مشهوراً کاہل بیت الخلافۃ اور اس عبارت کی حاشیہ آرائی جو الہ کفایہ بشریہ ہدایہ کی گئی ہے قال محمد لا یعتبر التفاضل حتی لو تزوجت قرشیۃ من اولاد الخلفاء قرشیۃ الیس من اولادہم کان للاولیاء حق الاعتراض یعنی محمد قال ذلک لعلہا الخلافۃ و تسکیناً للفتنۃ لانعدام اصل الکفاۃ و خبر المشہور قولہ علیہ السلام (قرشی لعینہم آلاء لبعض) قابل البعض بالبعث من غیر اعتبار الفضیلۃ فیما بین قبائلہم الخ

ترجمہ ہے :- امام محمدؒ جو کہ مذہب حنفی کے راوی ہیں فرمایا ہے کہ قریش کے ما بین تفاضل کا اعتبار کیا جائے گا مگر اس وقت تفاضل کا اعتبار کیا جائے گا جبکہ کوئی نسب ان میں سے بہ لحاظ عزت و حرمت مشہور نہ ہو جائے جیسا کہ خلافت راشدہ کے اہل بیت اس اعتبار کا فائدہ یہ ہوا کہ خلفاء کی اولاد میں سے قرشیہ عورت نے اس قریشی کے ساتھ عقد نکاح کیا جو ان کی اولاد سے نہیں (یعنی صدیقی ، فاروقی ، عثمانی نہیں) تو اولاد کے لئے اعتراض

کانتی ہے۔ یعنی امام محمدؒ کا یہ قول خلافت کی عظمت اور اصل کفایت و سمبوری اور برابری نہ ہونے کی وجہ سے نقد فر کر کے لئے ہے اور حضورؐ و اہل ہمام کی حدیث قریشیہ بنام الکفا (اجن چہ شہور ہے) اس میں بغیر اعتبار فضیلت کے قبیلوں کے مابین بعض کا بعض کے ساتھ مقابلہ کیا ہے، مابری قریشی میں ہی جو نسب بر لحاظ حرمت و عظمت نشان ممتاز ہو گا دوسرا قبیلہ اس کی کھڑ نہیں۔

ساوات حسنیہ حسینیہ کو تمام قریش پر فضیلت ہے۔

یعنی شرح کنز الدقائق مطبوعہ مصر ۱۲۷۴ پر ہے فی المبسوط افضل الناس نبیا
 بنوہ اشہم ثم قریش ثم العرب لما روی عنہ علیہ السلام ان اللہ اختار من اولادہ
 العرب ومن العرب قریشا واختار منهم بنی ہاشم واختار من بنی ہاشم
 سبطا یعنی علیؑ ہر الروایۃ میں ہے بلحاظ نسب تمام لوگوں سے افضل بنی ہاشم پر
 پھر قریش پھر ان عرب اس لئے کہ حضور علیہ السلام سے روایت کی گئی ہے کہ
 بے شک اللہ تعالیٰ نے سب لوگوں سے اہل عرب کو افضل کیا ہے اولاد اہل عرب
 سے قریش کو افضل کیا ہے اور مجھے بلحاظ نسب بنی ہاشم سے افضل فرمایا ہے۔
چونکہ انبیاء علیہم السلام کی وراثت علم و حکمت اور نبوت ہوتی ہے
 جس کا وارث بیٹا ہی ہو سکتا ہے بیٹا نبیہ نہیں ہو سکتی اس حکمت کی بنا پر اللہ تعالیٰ نے
 حضور سرور کونینؐ علیہ وآلہ وسلم کی نسل کو بیٹوں سے جاری نہیں کیا بلکہ حضرت
 علیؑ کو امام و جہ کی صلب اور آپ کی بیٹی فاطمہؑ کے بطن سے جاری کیا ہے امام حسنؑ

اور امام حسین رضی اللہ عنہ کو ان کے ہر زمان یا ابنا رسول اللہ سے پکارا کرتے تھے لہذا
 اپنی رسول اللہ ہونا آیت مباہلہ سے قطعی طور پر ثابت ہے۔

فمن حاجک فیہ من بعد ما جاءک من العلم فقل تعالوا ندرج ابناءنا وبناتنا وکم
 ثم نبترسل فنجعل المحضۃ اللہ علی الکلمۃ بیعہ امام فخر الدین رازی رحمہ اللہ تفسیر کبیر جلد ۲
 ص ۱۸ پر لکھتے ہیں وروی ان علیہ الصلوۃ والسلام لما ضرب فی المرحۃ الاسود فجاہل من
 فادخلہ ثم جاء الحسین فادخلہ ثم فاطمہ ثم علی ثم قال انا محمد بن عبد اللہ لیبذہ عنکم
 الوہب اهل البیت ویطہرکم تطہیراً واعلم ان هذه الروایۃ کالتشقی علی
 معتز بن اہل التفسیر والحديث۔

روایت کی گئی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نغارہ بنجران کے ساتھ
 مباہلہ کرنے کے لئے سیاحہ کلی میں نکلتے ہیں امام حسنؑ آتے تو ان کو بھی داخل کریا
 پھر امام حسینؑ آتے تو ان کو بھی داخل کریا پھر فاطمہؑ پھر علیؑ آتے تو ان کو بھی داخل کریا
 اللہ تعالیٰ کو یہی منظور ہے کہ تم کو اللہ کے دور رکھ دو تم کو (ظاہر) و (باطن) پاک و
 صاف رکھے اور جاننا چاہئے کہ اس روایت کے صحیح ہونے میں اہل تفسیر اور محدثین کا اتفاق
 ہے اسی آیت کے تحت آنکھیں کھلتے ہیں در المسئلۃ الواجبت ہذا البیت والذین علیہ
 ان الحسن والحسین علیہما السلام کانا ابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھذان
 یلعوننا فدعا الحسن والحسین فوجبا ان یكونا بخیر وعلیہم کذا قولہ صلی
 فی سبۃ الافام ومن ذریعہ وادھ و سلیمان الی قولہ لعلی وعلیہ وعلیہ

ان عیسیٰ علیہ السلام انا اختب لنا ابراهیم علیہ السلام بالعلم والاجلابة ثبتت
ان ابن الجنة قد یصحی انا۔

آیت جلالہ احمدیاست پر مبالغہ کرتی ہے کہ حضرت حسن اور حضرت حسین علیہم السلام
حضور مصطفیٰ علیہ وآلہ و صحبہ وسلم کے بیٹے تھے کیونکہ آپ نے انہیں بچپن کے ساتھ
کیا تھا کہ اپنے بیٹے دعویٰ فرمایاں گے پس حضرت امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما کو روک
فرمایا پس ثابت ہوا کہ وہ اولاد آپ کے بیٹے ہیں اور اس کی اس سے بھی ہوتی ہے جو کہ سوتہ
انامی میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور مائدہ اور سلیمان علیہما السلام کی اولاد کے

اللہ تعالیٰ کے اس قول تک اور ذکر کیا اور کچھ اور عیسیٰ علیہم السلام - اور یہ مسلم
ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابراہیم علیہ السلام کی طرف ماں کی جہت سے منسوب
ہیں نہ باپ کی جہت سے پس واجب ہوا کہ بیٹی کا بیٹا بھی بیٹے سے موسوم ہو سکتا ہے۔
سادات حسنیہ حسینہ کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ و صحبہ وسلم کی تسبیح و تحمید کا وجہ
سے جو عظمت شان اور فضیلت حاصل ہے تفاضل کے اعتبار سے ان شیعوں میں
بھی آنکا کوئی ہمسرد و ہمکار نہیں۔ چرچا کیا کہ غی - لہذا اخیر سید کا سیدہ فاطمہ سے عقد
نکاح بموجب قول حق یہاں عقد الفتمویٰ اصلاً منقذ ہی نہیں ہوتا جس کے متعلق پہلے بھی
لکھا گیا ہے اور خصوصاً فی زمانہ اس قول حق پر عملی اقدام ضروری ہے کیونکہ حکومت کے
آئین میں کفر کوئی اہمیت نہیں دی گئی عورت جہاں چاہے کھو ہو یا غیر کفر خدا کے سب سے
اور عورت کی مرضی کے بغیر اولاد کو نکاح نہیں کرانے کا کوئی حق نہیں ہر ایک بگڑن کا انفران

ہونا اس حدیث شریف سے روز روشن کی طرح واضح ہو گیا ہے اس مضمون کی احادیث بہ طرق عدیدہ روایت ثقات سے بہ استناد قویہ مروی ہیں چنانچہ زرقانی شرح مؤلف لدنیہ ج ۲ ص ۲۷۷ مطبوعہ مصر میں ہے **دکّل ولد آدم فان عصبتہم لا بیہم** ما خلا ولدا فاطمة فابی انا ابوہم وعصبتہم رواہ ابو نعیم عن عمر بن جال ثقات زرقانی یعنی تمام بنی آدم کا نسل ان کے باپ سے متعلق ہے سوائے اولاد فاطمہ کے پس میں ان کا باپ اور اصل ہوں۔

امام احمد حدیث اسامہ بن زیدؓ ان کے والد سے مروی لکھتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے بہ خطاب فرمایا **واما انت یا علی فختنی وابو ولدی انا منک وانت منی** مطبوعہ مصر اور اے علی تو میرا داماد اور میری اولاد کا باپ ہے اور میں تجھ سے اور تو مجھ سے ہے آیت مباہلہ میں لفظ **انفسنا** کی تفسیر اس حدیث شریف کے جملہ **انا منک وانت منی** سے واضح ہے کیونکہ انبائنا میں امام حسنؓ اور امام حسینؓ شامل ہیں اور نساءنا میں سیدہ فاطمہؓ اور انفسنا میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہیں ان کے بغیر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مباہلہ کسے لئے کسی اور کو لے جانا ثابت نہیں۔

طبرانی معجم کبیر میں بروایت جابرؓ مروی ہے ان اللہ عز وجل جہل ذویۃ کل نبی فی صلیہ وجہل ذریعتی فی صلب علی بیشک اللہ عز وجل نے ہر نبی کی اولاد خود ان کی پشت میں پائی اور میری اولاد علی کی پشت میں رکھی۔

مہر علی ہے حب نبی حب نبی ہے مہر علی!
لحم لحمی چمک جیسی فرق نہیں مابین پیا

امام الہدی زبۃ الدافیا، فخر المآثر، عمدة الفقہاء، حضرت خواجہ سیدنا
مہر علی شاہ صاحب گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات طیبہ
ص ۱ پر ہے ۔

”روزے در کچہری سخن در شان اہل بیت عظام واقع بود فرمودند
مثل مولانا روم صاحبہ شیعہ کہ عالم ازوے فیض یاب گشتہ
دو شان شیخ عطار صاحب جنین ارشاد فرمودہ ہے شعر :-

ہفت شہر عشق را عطار گشت ماہور از حشمت یک درجہ ایم

شیخ عطار صاحب حدیث ذیل را روایت فرمودہ اند ۔ من امن بمحمد سلم یؤمن
بآئمہ فلیس بو من کاتبہ الحروف گوید شاہید مراد از تعریف مولانا صاحبہ در بار شیخ
عطار صاحب توثیق روایت حضرت شیخ عطار باشد :-

”کعبہ بر ایک دن دوبارہ بنائیم اہل بیت عظام کی بلندی شان میں بات
پوری تھی حضور نے فرمایا کہ حضرت مولانا رومؒ بیچھے شخص کہ جن سے جہان فیض یاب
ہو اسے شیخ عطار کی شان میں اس طرح دو شاہ فرمایا ہے ۔

شعر :- حضرت شیخ عطار عشق کے سات شہروں کو ملے کر گئے ۔ ہم ابھی تک ایک گرجے کے
پہرے میں ہیں اور شیخ عطار نے مندرجہ ذیل حدیث روایت کی ہے جو شخص محمد صلی اللہ

علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے ساتھ ایمان لائے اور ان کے آل کے ساتھ ایمان نہ لائے وہ یمن نہیں غرہ منقوط فرماتے ہیں کہ حضورؐ نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی تعریف کا ذکر جو حضرت شیخ عطارؒ کے متعلق فرمایا ہے اس کا مقصد یہ ہے کہ حضرت شیخ عطارؒ کی روایت کی توثیق ہو جائے اقول اس میں کیا شک ہے ایمان بالکلی مستلزم ہے ایمان بالجز کو اور انکار جز مستلزم ہے انکار کلی کو۔ اہل ائمہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جز و حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں مطلقات علیہ کے سنو مذکورہ کہ ابتدا میں حضور سیدناؐ فرماتے ہیں جس میں کا ترجمہ ندرج ذیل ہے :-

”ہی اہل یمن سے کسی نے حضرت امام حسین علیہ السلام سے سوال کیا کہ تم کو یا ابن علیؑ نے یمن میں نہیں پکارا جاتا اور یا نبی رسول اللہؐ سے پکارا جاتا ہے حضرت نے جواب دیا کہ ہمارا یہ لقب قرآن مجید میں ثابت ہے چونکہ تم کو قرآن کا علم نہیں اس لئے تم نہیں جانتے غائب سے عرض کی کہ حضرتؐ فرمائی کہ آیت مباہرہ میں قتل نفسا واطیع وبنائنا و اجاءتکم سے مراد کون ہے اس وقت میرے اور میرے بھائی حسینؑ کے بغیر اور کوئی تھا؛ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مباہرہ کے وقت بچے اور میرے بھائی حسینؑ اور میری ماں فاطمہؑ اور میرے بھائی علیؑ کو پیش کیا تھا غائب ان کے نام کی کمال وسعت سے بحر تحیر میں غرق ہو کر نثر مندہ ہوا نیز شیخ عطارؒ کی مروی حدیث کی تائید امام غزالیؒ نے فرمائی ہے کہ اس قول سے بھی ہوتی ہے اس میں انہوں نے تفسیر کبیرہ جلد ۳ پارہ ۵۷۸ میں لکھا کہ اللہ اسودۃ فی القریٰ

دیں تم سے کوئی اجر نہیں چاہتا بجز قرابت کی محبت کے) کے ذیل میں ذکر کیا ہے :-

نقل صاحب الکشاف عن ابی صلی اللہ علیہ وسلم انه قال من مات
 علی حب آل محمد مات شہیداً الا من مات علی حب آل محمد مات مغلولاً
 الا من مات علی حب آل محمد مات شاکلاً الا من مات علی حب آل محمد
 مات مؤمناً مستکماً، الا یہاں الا من مات علی حب آل محمد بشو کا مکمل موت
 بالجنتہ تم منکر و یدو الا من مات علی حب آل محمد میراث الی الجنتہ کما تون
 العروس الی بیت شریحہ الا من مات علی حب آل محمد جنتی لیس
 فی قبرہ بابان الی الجنتہ الا من مات علی حب آل محمد جنتی لیس
 الرحمة الا من مات علی حب آل محمد مات علی السنۃ والجماعۃ الا من مات علی
 بغض آل محمد جاء یوم القیامۃ یکتوباً بین عینیہ الس من رحمۃ اللہ الا من مات
 علی بغض آل محمد مات کافراً الا من مات علی بغض آل محمد لم یشم رائحة الجنة
 تو چھک :- صاحب کشف نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث نقل
 کی ہے کہ آپ نے فرمایا جو کوئی آل محمد کی محبت پر وفات پائے وہ شہید ہے۔ آگاہ
 ہو جاؤ جو کوئی آل محمد کی محبت پر وفات پائے وہ مغفور ہے آگاہ ہو جاؤ جو کوئی آل محمد
 کی محبت پر وفات پائے وہ تائب ہے آگاہ ہو جاؤ جو کوئی آل محمد کی محبت پر وفات پائے
 وہ مؤمن کامل الایمان ہو کر مرے آگاہ ہو جاؤ جو کوئی آل محمد کی محبت پر وفات پائے
 ملک الموت اسے جنت کی بشارت دیتا ہے پھر منکر اور نکیر آگاہ ہو جاؤ جو کوئی آل محمد

کی نسبت پر رونما ہوا ہے وہ جنت میں ایسا خوشیوں کا تاج جائے گا جیسے دہن دولہے کے گھر میں خوش و خرم جاتی ہے پھر وارد ہو جاؤ جو شخص آلِ محمد کی محبت پر مرنے کا جنت کے دو دروازے رحمت کے اس سے ملے کھولے جائیں گے۔ آگاہ ہو جاؤ جو شخص آلِ محمد کی محبت پر وفات پائے گا اللہ تعالیٰ اس کی قبر کو فرشتوں کی زیارت گاہ بنا دیتا ہے آگاہ ہو جاؤ جو کوئی آلِ محمد کی محبت پر خیرات دے وہ اہل سنت والجماعہ کے مذہب پر فاضل ہوا۔ آگاہ ہو جاؤ جو کوئی آلِ محمد کی علانی پر مرنے کا روز قیامت ایسی حالت میں آئے گا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہوگا کہ یہ اللہ کی رحمت سے ناامید ہے آگاہ ہو جاؤ کہ جو شخص آلِ محمد کے بغض پر مرنے جنت کی بوند سے منکھ جائے گا۔

اس روایت کے بعد امام غزالیؒ فرمادے کہ انا قول کے ماتحت لکھتے ہیں بغرض اختصاراً ترجمہ پر اتفاق کی جاتی ہے۔

”اس میں شک نہیں کہ فاطمہؑ و علیؑ و حسنؑ و حسینؑ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں تمام تعلقات میں سے اشد ترین تعلق ہے اور یہ بات نقل متواتر سے معلوم ہو چکی ہے پس واجب ہو کر وہی آل رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔“ اور آگے چل کر امام غزالیؒ نے روایت صاحب کشاوند لکھتے ہیں: ”وروی صاحب الکشاف انہ لما نزلت هذه الآية قيل يا رسول الله من قرأ بک لھؤلاء الذین وجبت علینا مودتهم نقول علی وانا طمأنینہ وانا ہما فثبت ان هؤلاء الاربعۃ انما رب البنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذ ثبت

ہذا وجہ ان کے ہونا جنت میں جنتی ہیں۔

تو یہ سب یہ سب کلمات خداوندی کے ہیں کہ سب سے بڑا کلمہ اور سب سے بڑا نازل ہوئی تو یہ تھا کہ رسول اللہ آپ کی قرأت و الہام کرتے ہیں کہ موت ہو
وہ سب سے بڑا کلمہ ہے کہ سب سے بڑا کلمہ ہے اور سب سے بڑا کلمہ ہے اور سب سے بڑا کلمہ ہے
ثابت ہو کر یہ چاروں حضور علیہ السلام و آلہم و ہم و سلم کے قریبی ہیں یہ ثابت ہو
کہ یہ لازم ہو کر ان کے قریبی ہیں کہ حضور علیہ السلام و آلہم و ہم و سلم کے قریبی ہیں
وہ چاروں کلمہ قطعاً الا انہم و فی القرآنی اور وہ چاروں کلمہ قطعاً الا انہم و فی القرآنی
صلی اللہ علیہ وسلم کلمہ ہے کہ سب سے بڑا کلمہ ہے اور سب سے بڑا کلمہ ہے اور سب سے بڑا کلمہ ہے
فما فیہ من کلمۃ الا فیہ من کلمۃ اللہ و فیہ من کلمۃ اللہ و فیہ من کلمۃ اللہ و فیہ من کلمۃ اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم انہم کلمہ ہے کہ سب سے بڑا کلمہ ہے اور سب سے بڑا کلمہ ہے اور سب سے بڑا کلمہ ہے
کلی الامۃ بنقلہ لقولہ تعالیٰ و انہم و سلم کلمہ ہے کہ سب سے بڑا کلمہ ہے اور سب سے بڑا کلمہ ہے
عن امیرہ و بقولہ تعالیٰ قل ان کلمۃ اللہ فاعلم فی کلمۃ اللہ
و لقولہ تعالیٰ ان کلمۃ اللہ اسوۃ حسنۃ -

قریبیہ :- اس میں شک نہیں کہ حضور علیہ السلام و آلہم و ہم و سلم کلمہ ہے
علیہم السلام سے ساتھ ہجرت دیکھتے تھے فرمایا فاطمہ میری چیز ہے جس سے اس کو اپنا
پہنچے مجھ ایسا پہنچے کہ اس پر نقل ہو اور اس کے ساتھ علیہ السلام سے یہ ثابت ہو کہ یہ
کہ آپ حضرت علیؑ اور حسن اور حسین سے مجھ سے کلمہ ہے کہ سب سے بڑا کلمہ ہے

کل امت پر ان کے ساتھ محبت رکھنی واجب ہوگئی ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اول
 حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اتباع کرو تا کہ تم ہدایت پاؤ۔ اور نیز اللہ تعالیٰ نے
 فرمایا ہے پس چاہیے کہ ڈریں وہ لوگ جو حضور کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں ارشاد
 ربانی ہے "آپ فرمادیجئے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو تم اللہ
 تعالیٰ کے محبوب بن جاؤ گے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے اللہ کے رسول میں تمہارے لئے
 اسوۂ حسنہ ہے (نیسری وجہ) ان الدعاء للآل منصب عظیم ولذا جعل
 هذا الدعاء خاتمة التشهد في الصلوة وهو قوله اللهم صل على محمد و
 علي آل محمد وهذا التعظيم لم يبعد في حق غير آل نكل ذلك ببدل
 على ان حب آل محمد واجب۔

ترجمہ آل کے لئے دعا ایک عظیم الشان منصب ہے اس لئے نمازیں
 تشہد کے خاتمہ میں یہ دعا رکھی گئی ہے وہ ہے نمازی کا کہنا اللهم صل على محمد و آل
 محمد اور یہ تعظیم غیر آل کے حق میں نہیں پائی گئی پس یہ سب وجوہات دلالت کرتی
 ہیں کہ محبت آل محمد واجب ہے۔

بیان مسطورہ بالا سے واضح ہو گیا ہے کہ علماء اہل سنت والجماعہ کے نزدیک
 اللہ تعالیٰ کے فرمان اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت میں مودت
 و محبت اہل بیت فرض اور اہم ضروریات دین سے ہے اور ان کی تعظیم و توقیر افراد امت
 پر فرض اور لازم قرار دی گئی ہے جس کی وجہ سے سادات حسینہ اور حنیفہ کی فضیلت

آفتاب نصف انہار کی طرح عیاں اور ظاہر ہو گئی اگر غیر سیدہ فاطمہ کے ساتھ بلا فرق
 لا بشرعیہ بغیر رضامندی اولیائے سیدہ بنی فاطمہ عقد نکاح کرے تو اس میں حضور صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم کی اور آپ کی عورت و اہل بیت کی محال و درجہ کی ہتک اور بے حرمتی ہے
 جو کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے باعثِ اہانت و اذیت ہے جو شخص حضور صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم کے ساتھ جزوی نسبت رکھنے والی بی بیوں سے اتنی رعایت رکھنے
 کا بھی روادار نہ ہو وہ اپنے دین و ایمان کا خود ہی اندازہ لگا لے آئیہ کہ یہ (قل لا اسئکم
 علیہ اجراً الخ) میں قرابت نبوی کے حقوق کی نگہداشت کا مطالبہ ہے بجائے حفاظت
 حقوق کے خائن بن کر قرابت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تذلیل و توہین کرے
 کیا وہ نجات کا امیدوار ہو سکتا ہے جنکی موت و عجت بوجہ مامور ہونے کے عبادت
 پیستیفی اکبر شی الدین عربی قدس سرہ فتوحات مکیہ میں فرماتے ہیں ۔

فلان تعدل باہل بیت خلفا فاهل بیت ہم اہل السیادۃ

فیعظم من الانسان خسرۃ حقیقی وجہم عبادۃ

ترجمہ :- اہل بیت کے ساتھ کسی کو برابر مت کر۔ کیونکہ ان کو سب پر سیادت ہے
 انکی دشمنی انسان کے لئے حقیقی خسارہ ہے۔ اور انکی محبت اللہ تعالیٰ کی عبادت
 سادات حسنی اور حسینی کا کوئی بھی کفر نہیں

سورہ یوسف میں (والعینا سیدہ ہادی الباب) میں بی بی زلیخا کے خاوند
 کو اللہ تعالیٰ نے سید فرمایا ہے جس سے ثابت ہوا کہ خاوند کو اپنی بیوی پر سیادت ہے

غیر سید سیدہ فاطمہ کو اپنے عقد نکاح میں لاکر ملو کہ نہائے تو یہ دیندار مسلمان کے نزدیک ہرگز جائز نہیں غیر سید عیسیٰ ہو یا عربی عالم ہو یا متقی امیر ہو یا نواب وہ سیدہ حسنیہ حسینیہ کا کفو نہیں۔ جانا چاہیے کہ (شرافت انسان بالعلم والادب لا بالمال والنسب) کے عموم سے اہل بیت رسالت کو کوئی علاقہ نہیں بوجہ طہارت منصوصہ ان کا شرف ذاتی ابدی ہے جس کا تاقیامت انقطاع نہیں علم شرافت وصفی اور کسبی ہے وصف کا مرتبہ بعد از ذات ہے لہذا اہل بیت کا کوئی بھی ہمسر اور کفو نہیں ہو سکتا غیر کفو میں بہ تصریح فقہائے محققین لا ینعقد اصلاً فلا یحتاج الی الفسخ نکاح باصلہ منقذ ہی نہیں ہوتا پس فسخ کی ضرورت ہی نہیں صاحب درمختار کے استاد علامہ تیرامین رضی اللہ عنہ بھی فتاویٰ خیرہ جلد ۲۵ مطبوع مصر "در روی الحسن عن الامام لا ینفذ النکاح من اصلہ قال فی الحانیۃ وهو المختار فی زماننا بہ روایت حسن مذکور عقیقی یہ ہے کہ غیر کفو میں نکاح اصلاً منقذ ہی نہیں ہوتا پھر فرمایا فسد الباب بالقول بعدم انعقادہ اصلاً اھ امام ابو حنیفہ کے اس قول سے کہ نکاح باصلہ منقذ ہی نہیں ہوتا غیر کفو میں نکاح کا دروازہ ہی بند کر دیا ہے۔ اور اسی پر فتوے ہے فی زماننا۔ فتاویٰ کیرنے جلد ۱ مطبوعہ مصر ص ۹ پر امام ابن حجرؒ لکھتے ہیں :- لا یتصل من خصاۃ صلوات اللہ علیہ وسلم ان اول دنباۃ صلوات اللہ علیہ وسلم ینسلون الیہ وهو صلوات اللہ علیہ وسلم لا یکافئہ احد فلما یکافی من انتساب الیہ الا من انتسب الیہ والعباسی مثلاً لیس کفواً للشریفۃ وان کان من بنی ہاشم فیخیر

بذلک الخلاقہم ان بنی ہاشم والمطلب اکفار۔

ابن حجرؒ سے اسی قسم کا ایک سوال ہوا جواب میں آپ اپنے شیخ کے اتباع میں فرماتے ہیں جس کا خلاصہ مطلب یہ ہے۔ فضیلت نسب کا مدار قرابت نبویہ پر ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خمدانوں میں سے ہے کہ آپ کی بیٹی سیدہ فاطمہؓ کی اولاد سادات حسنی اور حسینی کو بھی خواہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد مانا گیا ہے تو سید العالمین کی اولاد بھی سید ہے جب حضور سید العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد بھی وسم کی نظیر ہو اور کتبہ نہیں تو آپ کی اولاد سادات حسنی اور حسینی کا بھی کوئی غیر سید کتبہ نہیں بجز ان کی اپنی نسب کے پس عباسی بھی سیدہ حسنیہ حسینیہ کا کتبہ نہیں اگرچہ بنی ہاشم سے ہیں تو اس سے فقہاء رحمہم اللہ کا یہ قول مخصوص المعین ہو گیا کہ ہاشمی اور مطلبی ایک ہیں اور امام ابن حجرؒ کی ۷۷ ہی صواعق خرقہ مطبوع مصر ص ۹۵ پر فرماتے ہیں فلا یکافی تشریفۃ ہاشمی غیو شریف و قولہم ان بنی ہاشم والمطلب اکفار محلہ فیما عدل هذه الصورة كما بنیہ بنا فیہ فی افتاء طویل مسطر نے افتاویٰ پس تشریف یعنی سید لکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی کی اولاد سیدہ حسنیہ حسینیہ کا بھی کوئی کتبہ نہیں۔

فقہاء اور محدثین کا یہ قول کہ ہاشمی اور مطلبی باہم برابر ہیں اس کا عمل نکاح میں کفارت کا نہیں بلکہ اس کے سوا دوسری صورتوں میں ہے (مثلاً اخذ زکوٰۃ و صدقات وغیرہ) ایک گونہ قرابت نبویہ بنی ہاشم کو قریش اور غیر قریش سے (آمد

ہے مگر سادات کے ساتھ کفو نہیں جیسا کہ میں نے ایک طویل افتاء میں بیان کیا ہے جو کہ فتاویٰ کے لئے بکریں ہیں درج ہے۔

بیان متذکرہ بالاسے اظہر من الشمس ہو گیا ہے کہ سیدہ حسنیہ حسینیہ کے ساتھ کسی غیر سید کا عقد نکاح ہرگز جائز نہیں۔

بوجہ کفو نہ ہونے کے عدم جواز نکاح

اعلیٰ حضرت سیدنا سادات جامع الکمالات سیدنا و مولانا حضرت خواجہ مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ مکتوبات طیبات ۱۶۸ پر جواب سوال جواز و عدم جواز نکاح سیدہ فاطمہ بانغیر سید غفر رضائیکہ ولایۃ قریبہ و بجدہ تحریر فرماتے ہیں جسکی فارسی عبارت کا ترجمہ بغرض اختصار یہ ہے ناظرین ہے نکاح مذکور جائز نہیں اور اس نکاح کے جواز کا فرقہ دینے والے نے صرف ولایۃ سیدہ پر ہی ظلم نہیں کیا بلکہ تمام اہل اسلام پر ظلم کیا ہے بہت قصائد ایت کریمہ قل لا اسئلكم علیہ اجدا الا المودۃ فی القربیٰ اور نفجائے حدیث لایؤمن احدکم حتیٰ اكون احب الیہ من والدہ و ولدہ و اناس ابھعین اہل اسلام حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قرابت کی مروت و محبت اپنے پر فرض اور اصول ایمان سمجھتے ہیں۔ مفتی نے بے حوظم کیا ہے کہ غیر کفو میں سیدہ فاطمہ کے نکاح کے جواز سے بنا برتوت و محبت مذکورہ ہزار ہا دل بوجہ ہشک اہل بیت رنجیدہ اور شکستہ ہوئے ہیں متون فقہ اس نکاح کے عدم جواز سے بوجہ کفو نہ ہونے کے بھری پڑی ہیں۔ العجمی لا یسکون

كفواً للعربية ولركان عالما وسلطانا وهو الاصح وبقية في غير الكفو
 لعدم بترانه اصلا وهو المختار للفقهاء لفساد الزمان واختار پس صورت مسطور
 میں بہت عجیب رہنا ہوگی۔ لہذا اہل اسلام پر لازم ہے کہ سیدہ کو علی سے جدا کرائیں اور
 مفتی صاحب پر واجب ہے کہ آئندہ ایسے فتروں کی طرف جو حرمت و نشان اہل بیت کی
 ہتک کو مستلزم ہوں متوجہ نہ ہوں اور متمسک نہ ہوں کہ سیادت قطعی نہیں ہے
 کیونکہ سیادت کا قطعی نہ ہونا عدم سیادت کے قطعی ہونے کو مستلزم نہیں پس اس
 کی بوجہی محب سے مرجحات ہتک میں مصادرة کے لئے کافی ہے۔“

لجنہ وقائع میں مورخین نے سیدہ فاطمہ کے ساتھ غیر سید کے عقد نکاح کا جو تذکرہ
 کیا ہے ان میں سے بعض واقعات مستند ہیں اور بعض غیر مستند جو مستند ہیں وہ ضرورت
 شرعیہ لابدیر کے ماتحت ہوتے ہیں وہ اپنے عمل سے نتیجہ و ذہب ہو سکتے اور نہ ہی ان
 پر بنائے احکام شرعیہ ہو سکتی ہے کیونکہ (الضرورات تبیح المحظورات) السید العالم
 پیر محمد و شاہ صاحب کی حنفی متاع السنیہ کے نقل فرماتے ہیں امام عبد الوہاب
 شمرانیؒ امام حافظ الحدیث سیوطیؒ امام علامہ یوسف بنہانی قدس سرہم السامیہ
 و دیگر اکابر علما و مشائخ اہل سنت اور صوفیہ اپنی تصنیفات میں تقریراً تحریراً
 نظماً نثرأً تصریح فرماتے ہیں۔

والصحيح انه لا احد من الناس يكا في ادلا د النبي صلى الله عليه وسلم
 وذريته وانا اولياهم يسقطون حق الكفاة عند ضرورة لابدية شرعية

وایضاً من خصائصہ ان المرء لا یکفایہ فی النکاح احد من الخلق انتہی ملخصاً
 صحیح یہ ہے کہ کوئی بھی اولاد اور ذریت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے
 میں ضرورت نابدیہ شرعیہ کے وقت ان کے اولیا اپنا حق کفایت ساقط کر دیتے
 (جس سے اباحت ہو جاتی ہے) اور پھر آپ کے خصائص میں سے ہے کہ ساری
 مخلوق میں سے کوئی بھی (سوائے الہدیت کے) نکاح میں ان کی کفو نہیں بن سکتا
 مجموعہ نہانیہ - کشف الغمہ - احیاء الادب - فتوحات وغیرہ -

فقہائے محققین رحمہم اللہ نے غیر کفویں عدم جواز نکاح کی علت ولایۃ کے لئے
 عار و استنقص کا لاحق ہونا قرار دیا ہے عدم علت سے عدم معلول اور وجود
 علت سے وجود معلول ہوتا ہے نتیجہ یہ ہوا کہ جس جگہ اولیائے سیدہ فاطمہ کے
 غیر سید کے ساتھ نکاح کرنے سے ولایۃ سیدہ کو عار و استنقص لاحق ہو ہو کر
 عدم جواز نکاح کی بموجب قول مفتی بدل علت ہے نکاح ناجائز ہو گا اور جس جگہ
 بنا بر ضرورت شرعیہ ولایۃ سیدہ عار کا ایشاد کر دیں تو اس پر قیاس کر کے جواز نکاح
 کا فتوے دینا اور علت عدم جواز نکاح کے وجود یعنی عار و استنقص اولیا کا
 خیال نہ رکھنا بے حد ظلم و ستم ہے -

بیان مذکورہ بالا خصوصاً فتوے امام الہدیٰ فخر الاولیاء حضرت سیدنا
 خواجہ ہرعلیشاہؒ سے بین اور واضح ہو گیا ہے کہ قرابت نبویہ کی محبت و مودت
 جزو ایمان ہے اور اقوال مفتی بہا فقہائے اخلاف سے سیدہ فاطمہ کے ساتھ

بوجہ عار استنفاص کے معروف و متعارف ہونے کے عدم کفایت متحقق و عقد نکاح اصلاً باطل و راساً غیر منعقد ہے اور اگر بر فقہائے احناف کی تصریح کے مطابق جہاں بھی عورت کے خاندان والوں کو عار بہتک محسوس ہو کفایت نہیں اور مذہبی حنفی کی روایت مفتی ابہامختار لفظ سے ماخوذہ مناسخ میں بطلان بلا کفر ہے۔

اگر کسی غبی الذہن بلید الطبع بقیۃ الخوارج کو اس ملی و اصولی شرعی حمایت و پاسداری اہل بیت رسول پر ناحق طعن تشیع کا دقتیانوسی موروثی سرا کا حادثہ پیش آئے تو ہم احناف اُسے ثلاثہ مرفوع القلم سے تصور کر کے لائق التفات نہ ٹھہرائیں گے کہ صاحب تحف اثنا عشریہ نے ہمارے امام اعظم ابوحنیفہؒ کے متعلق یہ قرباں ہر جانے والا جملہ درج کیا ہے کہ :- ”و رجت اہل بیت مطعون شدہ بود“ خوارج نے آپ کو اہل بیت کی محبت میں مطعون بنا رکھا تھا ظاہر ہے کہ ہر حنفی اپنی حنفیت کے تقاضوں کو پورا ہی کرے گا۔ بخلاف خوارج و تابعیہ کے یہی واقعہ حضرت امام شافعیؒ کو پیش آیا تو فرمایا :-

ان کان رفضاً حبلاً محمد فلیشہد انقلاب انی رافضی

اگر آل محمدؐ کی محبت رفض ہے پس چاہیے کہ جن و انس کو اہی دیں کہ میں رافضی ہوں۔ ایسا نہیں بلکہ اہل بیت پاک کی محبت تو ایمان ہے رئیس الحقیقین عمدۃ الفضلاء فخر الاتقیاء مقتدا انا حضرت سیدنا خواجہ مہر علی شاہ صاحب

مکتوبات طیبات ۲۷۲ پر مستنبہ فرماتے ہیں

تنبیہ ضروری :- قال اللہ تعالیٰ یا اہل الکتاب لا تخرسوا فی دینکم
عن یو الحق ولا تتبعوا اھواء قوم قد ضلوا من قبل و اضلوا کثیراً
و ضلوا عن سوا السبیل - اللہ تعالیٰ کو اعتدال اور میانہ روی ہر کام
میں پسند ہے اور یہی ہے صراط مستقیم جس کی درخواست کے لئے ہم مامور ہیں
اور غلو و تجاوز کو دین ہی میں ہو موجب ضلالت و غضب الہی ہے بسا اموں ایسے
ہیں کہ فی ذاتہ صحیح بلکہ منجھ کمال ایمان کہلانے کے مستحق ہوتے ہیں باوجود اس
کے بوجہ غلو اور حد سے بڑھ جانے کے بدطینت اور فاسد الرائے انسان ان
ہی امور صحیحہ سے نتائج فاسدہ استنباط کھیتا ہے حضرت شیخ اکبر رضی اللہ تعالیٰ
عنه ایسے نتائج فاسدہ سے شیاطین محذوبہ کے ساتھ تعبیر فرماتے ہیں مثلاً
حب اہل بیت بشہادت قرآن وحدیث و قرار داد اہل اللہ کمال ایمان کا موجب
بلکہ بلحاظ اصول عین ایمان سمجھا گیا ہے اس اصل صحیح میں غلو کرنے والے دو
فرقے ہوئے ایک فریق نے تو بظن و سب صحابہ کا راستہ لے لیا اس وجہ
سے کہ انہوں نے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اہل بیت پاک کا منصب
اور حق غضب کر لیا ہے دوسرا فریق (معاذ اللہ) خدا اور رسول اور جبرائیل
تک گستاخ ہوئے بدیں خیال کہ رتبہ اہل بیت اور تقدم علی الصحابہ پر نفس صریح
کیوں نہیں وارد ہوئی یہ سب نتائج فاسدہ اسی اصل صحیح حب اہل بیت کے ہیں

ایسا ہی حب عباد اللہ الصالحین ذرا لے کر قرب الی اللہ میں سے اعلیٰ درجہ کا ذریعہ ہے۔ باوجود اس کے اگر حد سے متجاوز ہو یعنی ان ہی صلیوں کو معبود بنا لیا جاوے یا ان کو متصرف مستقل سمجھا جائے یا شریک فی الشرف اس طرح پر کہ اللہ تعالیٰ بخیر شراکت ان کے انتظام عالم نہیں کر سکتا تو یہی حب موجب شرک ہو جائیگی۔ حب اہل بیت دربارہ صاحب اعتدال و مراط مستقیم کے مفید اور موجب کمال ثابت ہوئی چنانچہ طریق بوجہ افراط و تفریط متجدد ضالین شمار ہوئے۔ خلافت و ترتیب کدائی منصوبی امر ہے مگر پہلے بوجہ عدم انکشاف یہ امر کسی قدر محل نزاع و تخیل رہ کر بعد ازاں وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتا رہا اور یقیناً واضح ہو گیا کہ آیت استخلاف و عبد اللہ الذین امنوا منکم و عملوا الصالحات الخ سے مراد یہی خلفائے اربع ہیں بلکہ اس حد تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بوجہ کشف نبوة و وعدہ استخلاف اس امر میں ایسا اطمینان تھا کہ مرض و وفات کے آخری ایام میں خیال شریف میں آیا اور فرمایا کہ لاؤ گاغذ میرے پاس کہ میں لکھ دوں تا کہ میرے بعد گمراہ نہ ہو جاؤ مگر وعدہ الہی کے بھروسہ پر لیستخلفنہم اور لیبدلنہم اور نیز لیظہرنک علی الدین کلمہ کا فرمانے والا اصدق الصادقین ہے۔ مزور ہی اس وعدہ کو جن کے ہاتھ پر پورا کرنا ہے پورا فرمائے گا بیعت صدیقی پر شکر رنجی شیر خدا کی صرف اتنی ہی بات پتی کہ ہم اہل بیت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ایسے نظر انداز کیوں کئے گئے کہ بروقت تنازع فی ما بین مہاجرین و

انصار و اقامت حجت ہر ایک فریق کے ہمارا ذکر تک بھی نہ ہوا حالانکہ جس
 حجت اور دلیل سے ہاجرین کو بہ نسبت انصار کے اس امر کا اہل اور مستحق سمجھا
 گیا ہے یعنی الائمة من قریش وہی حجت ہے ہمارے لئے کیونکہ ہاشمی کو بہ نسبت قریشی
 کے زیادہ قرابت اور ارتباط ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وہ مخدومی
 سی کدورت بھی صدیق اکبر کے بیان معذرت سے جاتی رہی یہی لوگ علیم الرضوان
 یعبد دینی ولایت کو نبی شیعاً کے مصداق تھے ان کے پاک سینوں میں
 کدورت کا مقام کیسے ہو سکتا تھا اس روز نہ صدیق ادراک اور نہ مرتضوی ہم
 موعود اہم کی شخصیت تک پہنچا ہوا تھا ورنہ اتنا تنازعہ بھی نہ ہوتا رفتہ رفتہ روز
 روشن کی طرح واضح ہو گیا کہ خلافت خلفائے اربعہ کی منصوبی ہے اور یہی خوش
 قسمت لوگ اس نعمت عظمیٰ اور اقامت دین پسندیدہ کے لئے منتخب کئے گئے
 ہیں چنانچہ جنگ فارس کے ایام میں بعد استشارہ جناب عمر فاروق رضی اللہ عنہ باب مذہبہ العلم
 علی مرتضیٰ نے سب اول اس دقیقہ کو سمجھا اور فرمایا نحن موعودون بالنصر
 یعنی آیت اختلاف میں ہم لوگوں کو نصرت الہی کا وعدہ دیا گیا ہے لہذا فتح ہمارے
 حصہ میں ہے اور چونکہ بروقت سورہ نور الذین امنو منکم کا خطاب علم الہی میں
 ان ہی حضرات اربعہ کی طرف تھا اور ایسے وعدہ بھی ضروری لہذا فضیلت
 و کمال سیاسی شیخین کے علاوہ ترتیب اعمار بھی موجب ترتیب خلافت
 ٹھہری کیونکہ در صورت انتفاء ترتیب خلافت بعض حضرات کے حق میں ایسے

بِسْمِ سَجَانُہٗ وَتَعَالٰی شَانُہٗ حضرت علامہ محمد علی رحمان صاحب تہی مصنف حجۃ قویہ نے اس
افتادہ میں اہل اسلام پر احسان فرمایا بخراہ اللہ عن الاسلام والہم خیراً

اعلیٰ حضرت سیدنا ولی نعمتنا و مرشدنا المخدم امام اہل سنت فخر الانحاف ابو مسعود
سید محمد شاہ صاحب تخت ہرادی سجادہ نشین خانقاہ محبوب آباد فارغ فیلہ باغیہ خوارج دہلیہ
نعمنا اللہ لعلوہ وبقائہ ۱۳۴۷ھ میں پہلے سفر حج و زیارت کے دوران میں اہلیان
پاکستان نے اسی قسم کا سوال کیا تھا جس کا جامع مانع جواب اپنے حرمین شریفین سے ارسال فرمایا
اور عالم اسلامی کے جو جو علماء و مشائخ موسمی آئے ہوئے تھے ان سے تصدیقات لے کر اس مسئلہ
کو اسلامی دنیا کا ایک متفقہ فیصلہ بنا دیا اہل اسلام کے نفع کے پیش نظر وہ بعینہ یہی
ناظرین ہے۔ حافظ قاری مولوی غلام رضا خطیب جامع عزیزیہ راولپنڈی

الاستفتاء بخیر مشیر ہرادی با محکم مدیت منورہ

هل تعتبر الكفاة في النكاح

خلاصہ مطلب یہ سیاف فتویٰ

ام لا؟ وما هي؟ وای موجب
لعدم الكفاة عند الانحاف؟
وهل يجوز الآن لاخذ ان يستنكح
مع سيده الشريفة بنت المشرف
السادات من اولاد سيد العالمين
کیا کفایت کا اعتبار عقد نکاح میں شرعاً ہے
یا نہ اور وہ کیا ہے؟ اور عدم کفایت کا موجب
کیا ہے؟ حنفی مذہب کے لوگوں کے نزدیک
اور کیا اب کسی غیر سید کو بھانڑے کر سید دختر سادات
اولاد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نکاح کرے

اور حالانکہ شہروں اور بستیوں میں اس پر نہایت درجہ عار و ہتک محسوس ہوتی ہے۔

اور اگرچہ ایسا کرنے والا کتنے ہی بلند درجہ والا ہو مثلاً بادشاہ عالم، عربی یا عجمی ہو اس بار ہمیں فتنے صدر فرمایں ادب کے دستور اور ہر باطل سے پاک مذہب و مسلک پر مشتمل رکھے اللہ تعالیٰ ہم سب کو دین اسلام پر تہذیب فرمائیں اور اجر پائیں۔

جو اللہ کی تدبیر کا حقیقی ہے سچائی اور درستی کا راستہ دینے والا ہے ہاں کفایت کا اعتبار عقد نکاح میں ضروری ہے قرآن کریم حدیث شریف اور دینی فقہی معتبر کتب اس کے ثبوت سے بھری پڑی ہیں چنانچہ اہل علم پر مخفی نہیں مثلاً کچھ حجرات میں فرمان الہی اور بنیادیں تم کو خاندان اور قبیلے اور اللہ تعالیٰ

صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم ولاھل العروت فی البلاد والامصار فیہ عار وشتک

وہتک اعظم وجولہ المہتک وان کان المخاطب ذالجاه کالسلطات والعالم عربیا کان او عجمیا افتونا علیٰ مشیج الادب ومذہب الخیف ثبتنا اللہ تبارک وتعالیٰ علیٰ دین الاسلام۔ بیٹو! توجروا

الجواب بعون اللہ الملک الملہم للمصدق والصاب

چشم الکفائۃ معتبرۃ فی النکاح کتابا وستہ

واسفار الدینیۃ الفقہیۃ ملوۃ اثباتہ کما لا یخفی علیٰ العلماء کذلکہ تعالیٰ وجعلنا کم شعوباً وقبائل لتعارفوا وقولہ عز وجل ادعواہم

کا فرمان لوگوں کو یاد کرو انکے باپ دادوں
 سے مشورہ کر کے اور وہ اعلیٰ فرمان الہی
 جس کی کتابت منسوخ عمل اعتقاد باقی ہے لوگو
 اپنے باپ دادائے شجرہ سے اور اصرار و صمت
 ہو کر یہ کفر ہے یعنی نسبت شجرہ کا بدلانا چھپانا
 دین ایمان کے خلاف ہے اور حدیث میں ہے
 اپنے نطفوں یعنی نسل کے لئے بہتر عمل تلاش
 کرو (یعنی) رشتہ دینے لینے میں کفایت کا
 لحاظ رکھو اس حدیث کو ابن ماجہ حاکم نے صحیح
 بھی کہلے ہیں بیہقی - ابن عدی - ابن عساکر وغیرہ
 نے بیان کی ہے (حدیث) حضور علیہ السلام نے
 فرمایا آگاہ رہو عورتوں کے تقدان کے اولیاء
 کریں اور ان کا تقدیم کفر لوگوں سے ہی ہوتا
 نام محمدی السنۃ بخاری نے روایت کیا اور تحسین کی
 اور حافظ (نے) اور امام حسن بن زیاد نے امام
 اعظم ابو حنیفہ سے روایت کی یہ کفر ہے عقیدہ باطل
 ہے فتاویٰ معراج میں بحوالہ قاضی خان وغیرہ

لأبائهم وفيما نسخ كتابه ولم ينسخ
 عملاً واعتقاداً لقوله عن جرہانہ
 لا ترغبوا عن آبائكم فانہ
 كفر بكم ان ترغبوا عن آبائكم
 وفي الحديث تحبوا والنطفكم
 فانسخوا الکفائر وانحو اليہم رواہ
 ابن ماجہ والحاکم ومحمد والبیہقی ابن
 عدی وابن عساکر وغیرہم
 وقال علیہ السلام لا یزوجن الا من الاکفار
 الا اولیاء ولا یزوجن الا من الاکفار
 (رواہ البخاری وحسنہ والمحقق)
 وروی الحسن عن الامام الاعظم
 ابی حنیفۃ بطلانہ سبک کفر و فی
 المعراج معزیا الی قاضی خان وغیرہ
 والتمار للفتویٰ فی زمانہ مرایۃ الحسن
 و فی الکافی والذخیرۃ و بقولہ اخذ
 کثیر من المشائخ وفيہ ایضاً تمسک

الباب بالقول بعدم الانعقاد
اصلاً وفي رد المختار الرواية
المختارة للفتوى مرجحة على
ظاهر الرواية وفي تنقيح الحامد
التعليل الدليل كالترجيح
الصريح والترحيح الصريح
يقدم على المتن وفي رد المختار
المرجوح منسوخ وفيه ايضا للايجل
الافتاء بالمرجوح ولا القضاة به الا
فيه الحكم والفتوى با هو المرجوح
خلاف الاجماع -

والكفائة هي المساوات

وموجب عدم الكفائة وجود
العار والاستنقاص في عرف القوم
كما في فتاوى رد المختار والحاكمية
ومستح القدير ان الموجب هو
استنقاص اهل العرف فيدور معه

چاہے زمانہ میں فتوے کے لئے مختار حسن بن زیاد
کی روایت ہے اور کتابی اور ذخیرہ میں ہے
امام اعظم کا یہی قول حسن بن زیاد سے مروی کثیر
مشائخ نے لیا ہے اور اس میں یہ بھی ہے پس
عقد نکاح کا غیر کفو سے سد باب کر دیا گیا اس قول
سے کہ نکاح اصلاً غیر منقذ ہے اور فتاویٰ فتاویٰ میں
ہے کہ فتوے کے لئے مختار روایت ظاہر الروایت
پر مرجح ہوتی ہے اور ظاہر الروایت مرجوح ہوجاتی
ہے فتاویٰ تنقیح حادیہ میں ہے تعلیل دلیل ترجیح
صریح کے مانند ہے اور ترجیح صریح متون مذہب
پر مقدم ہوتی ہے اور مخطوطی میں ہے مذہب
پر بحث نہیں کیجاتی عملیہ سہ ہے جو مذہب میں مختار
ہے فتاویٰ رد المختار شامی میں ہے مرجوح منسوخ
ہے اور شامی میں ہے مرجوح کے ساتھ فتوے دینا حلال
نہیں نہ اس کے ساتھ قضا جائز ہے۔ نیز شامی
میں ہے روایت مرجوح کے ساتھ حکم کرنا فتویٰ دینا اجماع
کے خلاف ہے۔ اور کفائت برابر ہی مساوات

والحالة تهذا فلا يجمل لاحد
من غير السادات بنی فاطمة ان
یتفوه فعلاً عن ان یخطب یشترک
مع السيدة الشریفة الفاطمینین
ادلاد رسول الله صلی الله علیه
واله وصحبه وسلم وان کان ذلیلاً
کالسلطان والعالم عجیباً کان
او عربیاً وفی الینابیع والاصح انه
لیس یقفوا للعلویة فتم وفی بحر الرق
وفی الینابیع انه لیس کفوا للعلویة
بل قال فی البحر طاهر الروایة ان
العجمی لایسکون کفوا للعلویة
مطلقاً کما فی التذویر الابصار وفی
در المختار الجمی لایکون کفوا
للعربیة ولو کان العجمی عالماً
او سلطاناً وهو الاصح وفی
الدر المختار والعالمگیری والتبستان

ہے کہ قدس عورت کے خاندان کی ہتک ہو علم کفایت
کا موجب عورت کے خاندان والوں کے لئے عار و تنقہ
ہتک کا پایا جانا لوگوں میں معروف ہو جیسا کہ مذکور
رد المحتار شامی میں اور عالمگیری اور فتح القدیر میں
تصریح ہے کہ عدم کفایت کا موجب لوگوں میں عار و
ہتک محسوس ہونا ہے جہاں بھی یہ ہو وہیں دم
کفایت کا حکم ہوگا موجودہ حالات میں کسی غیر سید کو
حلال رد انہیں کہ یہ بات مزید لائے چہ جائیکہ وہ
عقد کرنا چاہے محاذ اللہ۔ سیدہ شریفہ فاطمہ اولاد
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حاشا وکلا اور اگرچہ
کتنا ہی عالی پایا شخص ہو جیسا کہ بادشاہ اور عالم بھی
بزرگ عجمی ہو یا عربی تمام مذہب صنفی ینابیع میں ہے
اجم یہ ہے کہ سلطان امیر عالم متقی بزرگ عجمی عربی کوئی
بھی غیر علوی علویہ کا کفو نہیں (فتح) بحر الرق میں کتا
بحر نے کہا ظاہر و اذیہ ہے کہ عجمی عربیہ کا کفو حلق نہیں
جیسا کہ تذویرانا تبعا میں ہے۔ اور تمام ائمہ و فقہاء
میں عجمی (غیر عربی) شخص عربیہ کا کفو نہیں اور اگرچہ

معزیا الی بر جندی الاصح ان ذالجاه
 كالسلطان والعام لا یكون كفوا
 لتعلویة اه و نحوہ فی الطحاوی
 و فی جہر الروایۃ بعد نقل الاقوال المرویۃ
 الضعیفہ فی الجانب و کما تفقہات
 المشائخ و ظاہر الروایۃ ان الجہی لا
 یكون كفوا للحریۃ مطلقاً اه و فی
 مسلم الثبوت و لم نقل قول مجتہد
 لاضہم ولا ظہم و فی حاشیۃ البحر
 قد صرح العلامة المشائخ صاحب
 رد المحتار فیہ اختلاف لکن حیث
 صح ان ظاہر الروایۃ انه لا یمانہا
 فہو المذہب و لیس ہذا الامن
 حبیۃ اکوام العرب المطلوب منا
 شرعاً لانہم سکات بلا دلیل
 و خیر الخلائق علیہ اللہ علیہ و آلہ
 و صحبہ وسلم منا ذالثبت ہذا

و کجی شخص بزرگ عالم یا بادشاہ بھی ہو یہ اصح ہے
 و مختار عالمگیری - قسستانی - رجو اور جندی ہے
 اصح ہے کہ کوئی عالمی جاہ شخص مثلاً بادشاہ اور عالم
 وغیرہ معزز بھی علویہ کا کفر نہیں اور یونی مخطا دی میں
 ہے اور بحر الرائی میں نیز کفر سے عقد کئے سلق قول قیوم
 مروج ضعیفہ سنو کہ متعلق اقوال نقل کے بعد کھا
 یہ سب ظہا و دشمنان کے ظنیات خیالات و آراء
 ہیں جنہیں روایات مذہب سے کوئی تعلق نہیں
 اور ظاہر الروایۃ یہ ہے کہ کجی عربیہ کا کفر مطلق
 نہیں ہے مسلم الثبوت میں ہے کہ مقلد کو اپنے امام
 مجتہد کا قول و کردار سے نہ ظن اس کا نہ اپنا اور
 حاشیہ بحر میں علامہ شافعی صاحب رد المحتار نے تصریح
 فرمائی ہے کہ اگر ایسا ہر علویہ سے کجی کے کفر ہوتا
 عبارت علماء میں اختلاف ہے لیکن جب صحیح
 ثابت ہو چکا کہ ظاہر الروایۃ قول امام ہے کہ وہ کفر
 نہیں تو مذہب یہ ہے اور یہ عربیہ کمال اکرام محض
 بنا پر عربیہ اکرام کے ہے جو ہم سے شرعاً مطلوب ہے کہ

للحربة في اسفارنا فما ظنك للسيدة
ابنت بنت سيد العالمين صلى الله
عليه وآله وصحبه وسلم السيادة
لما علم في الانساب في عوالم الاسلا
التي هي فوق العربية بمراتب عني
قرشية فوقها هاشمية فوقها
علوية فوقها سيدة بنت
سيدة النساء فاطمة الزهراء
بصنعة المصطفى صلى الله عليه وآله
وصحبه وسلم وفي الكفاية و
الكافي والمبسوط وغيرها البهيفة
كان من الموالى فتواضع ولم يرفسه
كفوا للعرب اه وفي قرعة العين
بفتاوى علماء الحرمين ۲۵

(سئل) عن بنت بالخر عاقلة
من اهل ائمن خطبا رجال
عربا فقبلته وولدت رجلا كانت

وہ حضور سید العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم
کے عائت سرزمین تقدس کی باشندہ ہے تو جبریت
اکرام عربیہ کے لئے دیں و مذہب خلفی میں ثابت و
محقق، تو کیا خیال ہے تمہارا سیدہ بنت دختر
سید العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے
متعلق کرسیات اس کا علم و نشان پہچان ہے
تمام عالم کی ذاتوں اور قوموں میں سیدہ تو عربیہ
سے بدرجہا بلند و بالا ہے مثلاً عربیہ سے اوپر
قرشیہ اس سے اوپر ہاشمیہ اس سے اوپر مطلبیہ
اس سے بڑھ کر علویہ اور علویہ غیر فاطمیہ
سے بلند و بالا ارفع و اعلى اسیدہ بنت سیدۃ النساء
دختر خضر سید العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم ہے اور
کفایہ اور کافی اور مبسوط وغیرہ میں ہے سر لجامت
امام عظیم البصیفہؒ بجلی تھے آپ کے تقویٰ کا یہ عالم کہ
اپنے آپ کو عرب کا یکمافو و جہس نہ ٹھہراتے تھے تو کیا
علماء الحرمین شریفین مطبوعہ مصر ۲۵ ہے کہ سوال
ہوا کہ عورت بالغہ حاملہ عینیہ سے ایک عربی شخص نے

عندہ وعقد بہا علی الخاطب
 بمجلس اقبالہا باذن الحاکم الشرعی
 فبجد العقد جاء من
 السادة الی الحاکم الشرعی و
 انی الیہ ان هذا البنت شریفہ
 من اعضاء البنی صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ و علیٰ الہ وسلم و هذا
 الرجل لا یكون کفوًا لہا و اخی
 بنی حضر مجلس العقد و شہدا
 ان وقت العقد لما سألنا عاقد
 و کیلہما عن اسمائہما قال ہی السیۃ
 محصنة بنت السید محسن الشرفی
 و جاء من اهل البیعت
 و شہد بان هذا البنت الشریفہ
 بنت السید محسن بن محمد
 الشرفی نعرفہ حق و عرفتہ
 نعرف اهلہ و لہا عہد یدعی
 صالح لہ امر بختہ اول و دوم و سادہ
 من اعضاء رسول اللہ صلی

عقد کرنا چاہا اس نے قبول کیا اور ایک شخص کو وکیل
 اپنے پاس سے ٹھہرایا جنہ اس کا اس شخص سے عقد
 کر دیا ہر مثل سے حاکم شرعی کی اجازت سے تو
 عقد کے بعد ایک شخص سادات سے حاکم شرعی کے
 پاس آیا اور بیان کیا کہ میری لڑکی سیدہ شریفہ
 حضور سید العالمین کے جسم کا ایک حصہ ہے اور یہ
 عربی شخص کا کفر ہمسریں موتا اور مجلس عقد کے
 گواہوں کو لایا اور انہوں نے گواہی دی کہ بوقت نکاح
 عاقد نے لڑکی کے وکیل سے لڑکی کا نام پوچھا تو اس
 نے بتایا یہ سیدہ محصنہ سید محسن شرفی کی دختر ہے
 ہم اسے بخوبی جانتے ہیں اس کے خاندان کو اسکا ایک
 چچا صالح نامی ہے جس کے چار بچے ہیں سادات
 اولاد رسول ہیں وہ عربی شخص بولا اگر ایسا ہے تو اس
 نے اپنا حق کفایت چھوڑ دیا اور اس پر دو گواہی
 کئے تو اس حالت میں یہ عقد صحیح نافذ ہو سکتا ہے اور
 حق کفایت ساتھ ہو جائیگا یا عقد اصلاً منقذ ہوگا
 تو نے دیکھے ہر پائے جواب و یا تمام عربی نش

کے کفو نہیں بنی ہنم کے کجا تو جب لڑکی ان میں سے ہو اور مرد عام عرب سے اور عورت کے خاندان لوگ موجود ہیں تو یہ عقد صحیح نہیں اور عورت کے اپنا حق کفایت ترک کرنا کچھ اقبال نہیں اس لئے کہ سختی کفایت اس صورت میں اس کے تمام خاندان والوں کو پختا ہے کہ عار تک اُن کو ہے اس کے غیر کفو سے عقد میں۔

اور لفظ المسترشدين ۲۱۹

مطبوعہ مقرر مسئلہ شش

وہ ہاشمی جو نسبتاً حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے

متعلق نہ ہو جیسا حضرت علی کرم اللہ

وجہہ کی غیر فاطمی اولاد وہ،

اولاد رسول سادات حسنی

حسینی فاطمی کا ہم کفو نہیں

ہوتا اور یہ ان کی اس خصوصی

شان کی بنا پر ہے کہ وہ شرعاً

اللہ علیہ و علی آلہ وسلم فقال رسول
ان كان الامر كما ذكر فقد اسقطت
كفايتها واحضر جليلين شهداء
بذلك فمحل والمحال هذه يكون
العقد صحيحاً نافذاً الا سقاطه كفايتها
ام لا ينعقد هذا التكاثر من اصل
افتونا ما جودين خيرا

اجاب ليس جميع العرب

اكفاء لقريش فضلاً عن بني هاشم

فحيث كانت الزوجة منهم والزوج

عاشقاً واولياؤها موجودون فالعقد

عسير صحيح ولا عبثاً باسقاط

الزوجة كفاءتها لان الحق في ذلك

لاولياؤها لان العالم يلحقم بزوجها

من عتيق كفو والله اعلم۔

وفي بغية المستوشدين مطبوعہ

مقرر صفحہ ۲۰۹ (مسئلہ شش) ليس

المہاشمی الغیر المنتسب الیہ ^{صلی اللہ علیہ وسلم}
 علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کذریۃ علی
 کرم اللہ وجہہ من غیو فاطمہ رضی
 اللہ عنہا کفو الذریۃ السبطین النین
 ابی فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہما
 و ذالک لاختصاصہم بکونہم ذریۃ
 علیہ الصلوۃ والسلام ومنتہین ای
 منتسبین الیہ فی الکفائۃ وغیرہا و
 یجمل قولہم ان بنی ہاشم وبنی المطلب
 اکفار علی غیر اولاد السبطین و
 قولہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم
 نحن وبنو المطلب شیئ واحد
 علی الموالات والنفی و تحريم الزکوۃ
 وغیرہا

و فی بغیۃ المستوفین ایضاً
 ضلاً (مسئلہ) شریفۃ علویۃ خطبہا
 غیر شریف فلا امری حیث اذ النکاح
 اور بغیۃ المستوفین
 صفحہ ۲۱ پر (مسئلہ) شریف
 علویہ (مراد سیدہ فاطمہ)

اولاد رسول ہوتے ہیں اور ان
 کی نسبت علامتہ کفایت
 وغیرہ ہیں حضور سے ہے!
 اور فقہاء و محدثین کا قول کہ
 بنی ہاشم و بنی مطلب اکفأ
 ہیں اولاد حسینؑ سے سوا
 دوسروں پر محمول ہے
 یونہی حضور کا وہ فرمان
 کہ ہم اور بنی عبدالمطلب
 ایک شے ہیں موالات
 اور مال غنیمت اور تحریم
 زکوٰۃ وغیرہ پر محمول ہے۔

وان سرفیت و رنی و لیہ لان هذا
النسب الشریف الصریح لایسے
ولایرام و لكل من بنی الزہراء
فیہ حق قریم و بجیرہم و انی بجمہم
و سرفنا ہم اہ

و فی صواعق شرقہ للمحافظ
الامام ابن حجر عسقلانی ص ۹۵
مطبوع مسر فلا یکانی شریفیہ
ہاشمی غیو شریف اہ و فی کشف الخج
للایام عبدالوہاب الشعرانی ۲
وان آلہ لایکانہم فی النکاح احد
من الخلق اہ ہکذا فی
الخصائص ، شرفنا الموبد
ورشفۃ الصادی مقام مع السنیہ
واحیاء و عنیدہا واللہ و
رسولہ اعلم ۔

سے عقد کرنا چاہا کسی عیر سید
شخص نے تویہ نکاح جائز نہیں
سید چاہے عورت اور اس کا دلی
بھی رضا مند ہو جائے کہ اس نسب
شرفیہ صحیح کے برابر دنیا جہاں کا کوئی نسب نہیں ملتا
نہ ممکن کہ ہو سکے اور تمام سادات اولاد کا کہ اس میں
حق کفایت ہے قریب اور بعید و یک دور کے
سب کہ اور کہاں ممکن ان کا جمع کرنا اور رضا مند
کرنا سب کا ۔ صواعق شرقہ مصنفہ ام ابن حجر عسقلانی
سنی ۹۵۰ مطبوعہ مصر سنی نہیں کفر سید کا وہی ہے
جو سید نہ ہو اور کشف الخج مصنفہ امام شعرانی مثنوی
میں ہے اور حضور سید الدالین کے خطا اہل بیت
یہ بھی ہے کہ آپ کی اولاد آل رسول سادات نبی علیہ السلام
کا نکاح میں کفر تمام خنق خدا میں سوائے سید علی
کے کوئی نہیں یونہی خصائص کبریٰ مصنفہ ام ابن حجر عسقلانی
اور شرف الموبد مصنفہ ام ابن ہانی اور شرف الخج
مقام مع السنیہ واحیاء الادب وغیرہ میں ہے

اور لعینیم اس مسئلہ کا استفسار آپ سے ۱۳۵۶ھ میں
 بھی ہوا جو احیاء الادب کی تصنیف کا باعث ہوا اور اس
 پر سرب و عجم کے مندرجہ ذیل علمائے دستخط کئے

☆ مکہ معظمہ

ش م

محمد عبدالوہاب جنفی کابل
 محمد داؤد غزنوی الہراتی
 محمد عبدالرزاق مالکی عفی عنہ
 محمد احتشام جنفی
 محمد ریحان حسینی - محمد فاضل مغربی

محمد رفیع گیلانی حنفی حمہ سورہ
 نقیب السادة الاشراف
 محمد علی المراد الحنفی نقشبندی
 سورۃ الشم حمہ
 محمد علی الفلاح حنفی نقشبندی

مدینہ منورہ

فلسطین

عطاء اللہ مدرس مسجد نبوی
 محمد عبدالرزاق ازمرلی مدنی
 فقیر مصطفیٰ علی حیاجر مدنی نقشبندی
 جماعتی باب الحمام
 غلام رسول نقشبندی حنفی

احقر علاؤ الدین عفی عنہ

مصر

محمد عبدالرزاق شافعی
 محمد ابراہیم البدر شافعی

ترکی

عبدالمعظم الدنا

مین

محمد حنفی

لُونُک

محمد عثمان حنفی

رام پور

مولوی مکی احمد

ایران

محمد راشد حنفی

خراسان

محمد حنفی

بجاولپور

سید حسین الحسن تنویر

فغانستان

عبدالرحمن وٹلی

جاوا

حسن الصباغ

رُوم

محمد یوسف حنفی

کشمیر

محمد تنویر اللہ شاہ غفرلہ فاضل دیوبند

بانگ آزاد کشمیر

مولوی سعید شاہ

بغداد

محمد ضیاء

کابل

محمد رسول حنفی

مولوی محمد عبداللہ میر واعظ صدر جمعیت العلماء

کشمیر مفتی سید ضیاء الحق اندرانی

مفتی سکندر شاہ

مالابار

محمد فتاح شافعی

قندھار

محمد شعیب حنفی

پیر سید ضیاء الدین اندرانی

وصلی

عراق

محمد صباغ البکری حنبلی

بلخ

محمد معظم حنفی

سید محمد احمد نقشبندی متولی درگا

نواجر باقی باللہ

* پاكستان

دربار علی پور شریف

سید جماعت علی عفی اللہ عنہ تعلیم خود
سید خادم حسین - سید محمد حسین -
اختر حسین - انور حسین - حمید حسین
فقیہ عبدالرشید مدرس

دربار چورہ شریف

فقیہ محمد شفیع نقشبندی چوراهی
محمد صدیق فاروقی چوراهی

جلال پور شریف

فقیہ سید فضل شاہ چشتی سیالوی

دربار مانگی شریف محرابینات

دربار گولڑہ شریف

سید غلام محی الدین - محب النبی مدرس
مفتی محمد نعمت اللہ آبادی عفی عنہ
شاہ ضیاء الدین سلطانپوری
غلام محمد عفی عنہ
فقیہ ابوالحق محمد عبدالغفور ہزاروی
حشتی نظامی خطیب وزیر آباد
عبدالرحمن میرپوری

میرا شریف دادلپنڈی

فقیہ سید احمد شاہ چشتی سیالوی

میرا شریف ہڑادکا

سید محمد شاہ نقشبندی
سید غلام مصطفیٰ شاہ
نقشبندی

بیروت

محمد یعقوب نبهانی

مشهد

محمد نسیم الله

دربار قادریه سیدین پشاور

محمد امیر شاه

دربار نقشبندیہ گجرات

سید ولایت شاه نقشبندی جماعتی

ابوالوفا سید محمود شاه نقشبندی جماعتی ،

سید حامد علی شاه بنی حنفی نقشبندی

دربار مجبور شریف

فقیر محمد صدیق

لہمسہ قاضی علی البحر حنفی چشتی

راولپنڈی

محمد اسحاق مانہروی

سید عبدالقادر جیلانی

مفتی محمد صادق عفی عنہ

محمد عارف الله قادری خطیب جامع

مسجد و مدیر ماہنامہ سالک

حافظ ولایت حسین

مولوی محمد نذیر حسین شاہ (پنگالی)

پیر غلام محمد شاہ شکوری

شیخ اشرف علی فاضل دیوبند

مولوی سید محمود الحسن شاہ

مولوی عبدالرحمن نقشبندی

قاضی رفیع الدین - قاضی محمد کریم

میانوالی

غلام بیس

حکیم مولوی محمد امیر علی

کھڑک
محمد رفیع حنفی قادری

جھنگ

شاہ پور

مالشہرہ

قطب الدین

حافظ محمد عابد

محمد عبید الرحمن

غلام نبی شاہ

بدھو

پشاور

محمد دین

علی احمد عفی اللہ تعالیٰ عنہ

گوجرانوالہ

مفتی بشیر حسین

کوہاٹ

کچھوچھو شریف

فقیر نعیم الدین قادری خٹھی نقشبندی

سید محمد غفر لہ الاشرافی الجیلانی

مولوی عبداللہ خان عفی عنہ

بمدنیۃ المنورہ

حافظ محمد حیات

مولوی عبدالکریم

کرلوغمہ شریف

بنوں لکی مروت

فضل حق

مولوی عبدالعزیز عفی عنہ

نواں شہر

پیرزادہ حافظ غلام مصطفیٰ عفی عنہ

محمد عصمت اللہ مفتی جمعیۃ العیاد

نگر ا عبد الجبار فاضل دیوبند

ہزارہ

بدخشاں

نصیر الدین نصاریٰ غفرلہ

مولوی محمود شاہ کراچی
محمد عبدالسلام باندوی

گجرات (پچھے)
سید محمد حبال الدین

مالاکنڈ

حکیم سید حسین الحق

کھلاہٹ

خیر عبد السبحان غلام محی الدین

شیخو پورہ
(غلام محمود)

سولہن
سید سکندر شاہ

کوکل (علاقہ شادک)

محمد اسٹیل قادری

فقیر محمد عنایت اللہ سگ باب زوی
حامدی قادری بریلی شریف
خطیب جامع مسجد انگلہ ہل

انخوند باندی

جہلم کمالیہ

سید محمد منیر خلیب

جامع خفہ دلیال

محمد اکرم

رحوہ عیمہ

مولوی عبد اکرم حنفی چشتی میروی

کراچی

محمد عبد الحماد القادری بدایونی
صدر مجتہد العلماء پاکستان

کوه مری
فقیر عزیز حسن حنفی

لاہور
محمد سرچہ لاهور

بنگل
محمد عبد الحمید حنفی قادری

باندہ صاحب خان

برمارنگون

محمد ایوب
کولہ
مولوی سید محمد شاہ حنفی
قادری
کیمبل پور
احقر العبد محمد عبد الحمید

حافظ سید احمد خطیب جامع حنفی بنگالی

قاضی عبد السلام بن قاضی غلام حبیبی
شمس آبادی

منظر آباد

سید حبیب الرحمن فاضل منظر الاسلام لاہور

محمد عبد الحق نرغشتوی

در بار نور پور شاہان

بدایہ
خانقاہ محبوب آباد (حریہ)

محمد قاسم شاہ فاضل منظر الاسلام لاہور

برہمچاری الباقیم سید القاضی شاہ حنفی قادیان

نکیال (کوٹلی)

غفر - فقیر سید علی اکبر شاہ حنفی غفر

فقیر سعید شاہ - خادم انعام سید محمد شاہ حنفی

سید محمد نعیم الدین شاہ - سید عزیز محمد شاہ - شاہ عبد الرحمن

محمد عارف فاضل منظر الاسلام لاہور
نور احمد ادب شریف پربھتہ
نور احمد ادب شریف پربھتہ

بحاظران ملت سے خدا و رسول کے آدب محبت نام پر اپیل

پیارے دینی ایمانی بھائیو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
 اللہ تعالیٰ آپ حضرات کو آپ کے ساتھ اس کثیر السیات خادم ملت کو صریح دین ایمان
 پر قائم رکھے کتاب و سنت اور بزرگان دین کی سیرت و احوال سے ظاہر ہے کہ جب تک ملت نہ ملے
 کہ خدا و رسول بزرگان دین سے تعظیم و ادب کے ساتھ ایک الہانہ محبت رہی انکی دینی ایمانی قوت
 و طاقت کا مقابلہ دنیا کی کسی طاقت نے نہ کر سکا آفتاب رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 سے جوں جوں لوگوں کو دوری پر آتے گئے اعتقاد و عمل کی فوری حدود سے کسی قدر دور چھوڑ
 ہوتے چلے گئے تھے کہ اللہ و رسول کی مقدس یادگاروں نشانیوں سے وابستگی محبت کی بجائے علیحدگی
 اور نفرت کی واپس پھیل پڑی باوجود دعوائے اسلام بعض لوگ شیطان کے وسوسوں پر
 چل کر اس کی حمایت اور پروانہ کار عالم کی بے ادبی اور اس پر اعتراض کرنے لگے کوئی
 سے معاذ اللہ غیب اور نقیص والی باتوں سے موصوف کرنے لگے کوئی انبیاء علیہم السلام کی بے
 ادبی گستاخی کرنے لگے کوئی صحابہ کرام اور دیگر بزرگان دین کی بے ادبی پر ولی موعنے کوئی توجیہ
 کی اثر میں رسالت کے گستاخ بنے کوئی صحابہ کی محبت و حمایت کی آڑ لے کر اہل بیت کے
 بے ادبیت کوئی اہل بیت کی محبت و ادب بھکر صحابہ پر بے بنیاد اتہامات کے ورپے جوئے
 کوئی حبشیہ کی نسبت لے کر ائمہ کے خلاف ہو گئے کوئی اس کے برعکس۔ یونہی کوئی علماء
 سے بیاد و بیاد ہوئے۔ کوئی اوصوفیائے کرام سے بے علاقہ ہو گئے اور نہ کچھ کر سب ہمارے

ملی دشمنوں کی ریشہ دوانیوں سے ہے تاکہ اس طرح ہماری دہلی روحانی طاقت جس سے غیر اسلامی دنیا منہ گول ہوئی کمزور ہو کر آخر ختم ہو جائے اور آخر ایک نوجوان کی طرح ہو کر رہ جائیں حالانکہ مسلمان کی لیشپنی وراثت ہے انبیا و اولیا کا ادب و اتباع کر کے اپنی ملی روحانی قوت کو ہمیشہ بحال رکھنا اور کتاب سنت سے اس کی زبردستی تاکید ہوئی ہے حضور کی شان میں "راعنا" لفظ لانا تعظیم رسول کے لئے منع ہو گیا بلنے والوں پر و کفر میں غلبہ الیم کا حکم فرمایا۔ حضور کے سختی و مایدریہ بالغیب حضور کو غیب کیا معلوم کلمہ کفر ہو کر قائل خاصہ از اسلام و کفر و البعد اسلام ہم غدر کریں تو لا تعد روا متد کفر تم بعد ایمانکم۔ یہاں سے مت کرو تم ایمان لا کر کافر ہو گئے حضور کی آواز سے اپنا آواز بلند کرنا منع ہوا عام طور کے بلند آواز سے حضور کے سامنے بون منع ہوا اور یہ اتنا جرم کہ ان تحبط اعمالکم و انتم لا تشعرون ایسا کرنے سے تمام تمہارے عمل کہیں تباہ و برباد نہ ہو جائیں اور تمہیں پتہ بھی نہ ہو۔

بالوب پست آواز سے کلہا پر تعریف و انعام کا اعلان گناہ بخشانے کو اس دربار کی حاضری کی ترغیب و دیکھی اور آخر ہر طرح ان کی تعظیم کا حکم دیا گیا و تمسز روہ و توقہرہ ہمارے اسلاف کرام نے اس ادب توقیر رسول کی بنا پر ہم اسوہ بریں سے اولاد رسول سیدہ حسنیہ حسینہ سے غیر سید کا عقد انڈا و ہتک اور حتی تنفی تصور کر کے اس سے رجعتاب کیا میں عالم اسلامی کے جبر غیور مسلمانوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ ناموس رسول کے تحفظ کے لئے اس فتوے کو دور دور تک پہنچا کر اس پر اپنے اپنے ممالک کی مقننہ سے منظوری کروا کر اس کے نفاذ کے لئے کمر بستہ ہو جائیں اور سادات بھی غیر سید سے رجعتاب کریں فقیر حافظ اسلام رضا قادری راجہ احمد علی شاہ

اہم رہنما مطالبہ :- ہر اسلامی ملک وائے اپنی قانون ساز اسمبلی سے ہر اسمبلی باضابطہ کریں اور (توہین رسول) توہین رسول کا مجاز نہ ہو قانوناً بھی جرم قرار دینا چاہئے سیدہ سے غیر سید کا عقد ایسا سیدہ سے غیر سید کا عقد ایسا سیدہ سے غیر سید کا عقد ایسا سیدہ سے غیر سید کا عقد ایسا